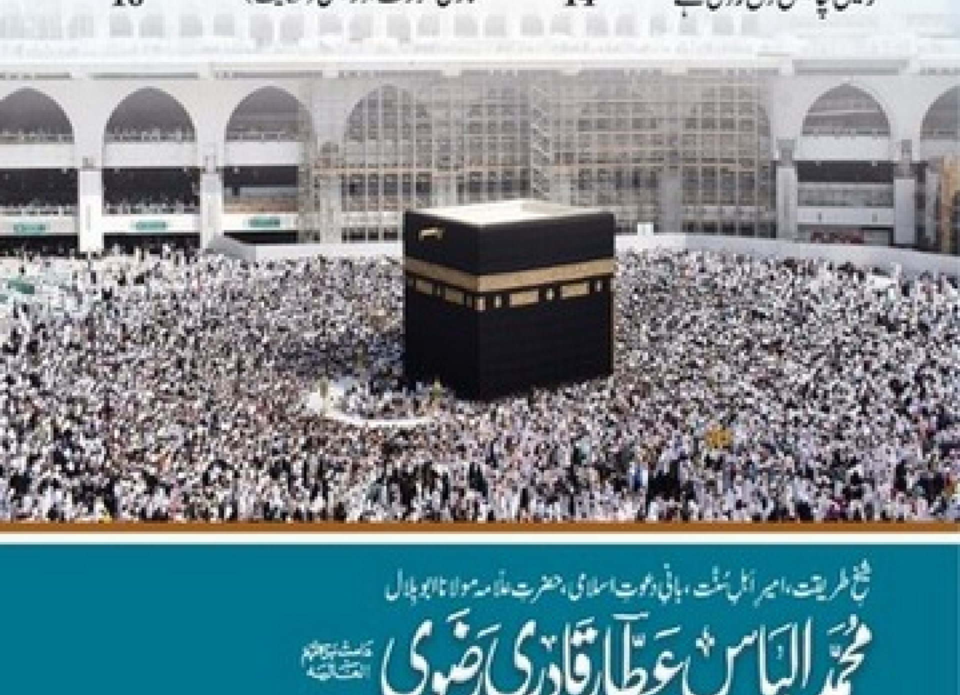
امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط بنام

ہفتہ وار رسالہ: 285
WEEKLY BOOKLET: 285

افضل ترین اعمال

صفحات: 17



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(یہ مضمون کتاب ”فیضانِ نماز“ صفحہ 55 تا 69 سے لیا گیا ہے۔)

افضل ترین اعمال

دعائے عطار یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”افضل ترین اعمال“ پڑھ یا سُن لے اُسے پانچوں نمازیں باجماعت، پہلی صف میں ادا کرنے کی توفیق دے اوراس کی بے حساب مغفِرت فرما۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔(کنزالعمال،1/250،رقم:2174)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی بَرَکت سے گدھا زِندہ ہو گیا (حکایت)

اللہ کریم کے نیک بندوں کی نمازیں چونکہ ظاہری و باطنی آداب سے سجی ہوئی ہوتی ہیں، اس لیے ان کو خوب فیضانِ نماز ملا کرتا ہے اور ان کی دعاؤں میں بھی بڑی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے، یہ حضرات جب ہاتھ اٹھا دیتے ہیں تو اللہ پاک اِن کی دعا کو رَد نہیں فرماتا، اِس سلسلے میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے۔ حضرتِ امام نَخَعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک یَمَنی مسافر کا گدھا راستے میں مر گیا، اُس نے وُضو کیا، دو رَکعت نماز ادا کی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا: ”مولیٰ! میں تیری رِضا کی خاطر تیری راہ کا مُجاہِد بن کر

”دَثِیْنَہ“ سے آیا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور قبر والوں کو قِیامت کے دن اُٹھائے گا، اے پرورْدَگار! آج کے دن مجھے کسی کا محتاج نہ کر، میرے گدھے کو زندہ کر دے۔“(یہ کہنا تھا کہ) گدھا کان ہِلاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔(دلائل النبوۃ، 6/48)

نہ کر رَد کوئی اِلتجا یاالٰہی　　ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص106)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

افضل ترین اعمال

نماز اپنے اوقات میں ادا کرنا، ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا اور اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرنا اَفضل ترین اعمال ہیں۔ چنانچِہ حضرتِ عبدُ اللہ اِبنِ مَسعُود رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سوال کیا: اَعمال میں اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) عمل کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: وَقت کے اندر نماز، میں نے عرض کی: پھر کیا؟ اِرشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی (یعنی بھلائی) کرنا، میں نے عرض کی: پھر کیا؟ اِرشاد فرمایا: راہِ خدا میں جہاد کرنا۔(بخاری، 1/196، حدیث:527)

بچپن سے نماز کی عادت ڈلوایئے

اے عاشقانِ رسول! جب بچّے سات سال کے ہو جائیں تو اُن سے پانچوں وَقت کی نماز ادا کروایئے تاکہ نماز کی عادت پکی ہو۔ ان کو صبح سویرے اُٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈلوایئے، مگر سردیوں میں وضو کے لئے قابلِ برداشت گرم پانی دیجئے تاکہ وہ ٹھنڈے پانی سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چُرائیں۔ والد صاحب کو چاہیے کہ بیٹا جب سات سال کا ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھ مسجِد میں لے جائیں لیکن پہلے اُسے مسجد کے آداب

سے آگاہ کردیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، اِدھر اُدھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ نمازِ باجماعت میں اُسے مردوں کی آخری صف کے بعد دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمتِ عملی کی بدولت اِن شاءَاللہ بچّے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہو جائے گا۔

بچوں کو بھی اے بھائیو! پڑھوایئے نماز　　خود سیکھ کر کے ان کو بھی سکھلایئے نماز

بچّے کو سب سے پہلے دین سکھایئے

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سب سے مُقدَّم (یعنی پہلے) یہ ہے کہ بچوں کو قرآنِ مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نماز و طہارت اور بَیْع و اِجارہ (یعنی خرید و فروخت اور اُجرت وغیرہ کے لین دَین) و دیگر مُعاملات کے مسائل جن کی روز مرہ (Day-to-day) حاجت (یعنی ضرورت) پڑتی ہے اور ناواقفی (یعنی معلوم نہ ہونے کی وجہ) سے خلافِ شرع عمل کرنے کے جُرم میں مُبتلا ہوتے ہیں، اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچے کو علم کی طرف رُجحان (رُجْ۔حان یعنی میلان۔ دلچسپی) ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر اِستِطاعت (یعنی حیثیت) نہ ہو تو تَصْحِیح (یعنی دُرست) و تعلیمِ عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہار شریعت، 2/256 حصہ:8) لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نَقش و نِگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورَتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری (یعنی گھر کے کام کاج) میں اُس کو سَلِیقَہ (یعنی قابلیت) ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بدسلیقہ نہیں کر سکتی۔ (بہار شریعت، 2/257 حصہ:8)

مِرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ　　اِنہیں خُلد میں بسانا مَدنی مدینے والے
(وسائلِ بخشش، ص429)

باکرامت باپ بیٹے (حکایت)

صحابیِ رسول حضرتِ ابو قِرْصَافَہ جَنْدَرَہ بن خَیْشَنَہ رضی اللہُ عنہ کا تربیتِ اولاد کا جذبہ مثالی تھا، رُومی کفار نے ان کے ایک شہزادے کو گرفتار کر کے قیدی بنالیا تھا۔ جب نماز کا وقت ہوتا حضرتِ ابو قِرْصَافَہ رضی اللہُ عنہ اپنے شہر "عَسْقَلان" (ملکِ شام) کے قَلعے کی چار دیواری پر چڑھتے اور بلند آواز سے پکار کر کہتے: "اے میرے پیارے بیٹے! نماز کا وَقت آگیا ہے!" ان کے شہزادے ہمیشہ ان کی پکار سُن کر اس پر عمل کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ سینکڑوں میل کی دُوری پر رُومیوں کے قید خانے میں قید تھے۔ (معجم صغیر، 1/108 ملخصا)

فجر کی ہو چُکیں اَذانیں وقت　　ہو گیا ہے نماز کا اُٹھو!
(وسائلِ بخشش، ص666)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بالغ اولاد کی اصلاح کب واجب ہے؟

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے سوال ہوا: والدین کا حق اولادِ بالغ کو تنبیہ (تَم۔بِیْہ یعنی خبر دار کرنا) واجب ہے یا فرض؟ جواباً ارشاد فرمایا: جو حُکم فِعل کا ہے وُہی اس پر آگاہی دینی ہے، (یعنی جیسا کام ہے ویسا آگاہ کرنے کا مسئلہ) فَرض پر (خبر دار کرنا) فرض، واجِب پہ واجب، سنّت پہ سنّت، مُستَحَب پہ مُستَحَب۔ مگر بشرطِ قُدرت، بقدرِ قدرت، باُمّیدِ مَنفعت (یعنی جتنی قُدرت ہو اُتنا اور وہ بھی اُس وقت جبکہ ماننے کی اُمّید ہو)، ورنہ: ﴿عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ﴾ (پ7، المائدہ: 105) "ترجَمۂ کنزُ الایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا

جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو" (فتاوٰی رضویہ،24/370)

ہر قَدَم پر نیکی اور دَرَجے کی بُلندی

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں طَہارت (یعنی وُضو یا غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجِد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گُناہ مَحْو (یعنی مُعاف) ہو جاتا ہے اور دوسرے پر ایک دَرَجَہ (Rank) بلند ہوتا ہے۔ (مسلم، ص263، حدیث:1521)

بچّہ انگاروں سے کھیلتا رہا (حکایت)

حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کا مُبارَک زمانہ تھا، ایک نیک بندی نے ایک مرتبہ تَنُّور (تَن۔نُور) میں روٹیاں لگائیں اور وُضو کر کے نماز شروع کر دی۔ شیطان ایک عورت کی صورت میں اُس خاتون کے پاس آکر بولا: بی بی! تیری روٹیاں تنور میں جلی جارہی ہیں! اللہ پاک کی نیک بندی شیطان کی بات پر توجُّہ دیئے بغیر نماز میں مشغول رہی۔ یہ دیکھ کر شیطان نے اُس خاتون کے نَنّھے مُنّے بچے کو اُٹھا کر تنور کے انگاروں پر ڈال دیا۔ وہ پھر بھی متوجِّہ نہ ہوئی۔ اِتنے میں اُس خاتون کا خاوَند گھر آیا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کا بچہ تنور میں اُن اَنگاروں سے کھیل رہا ہے جنہیں اللہ پاک نے "سُرخ عَقِیق" بنا دیا ہے۔ یہ شخص حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو گیا اور تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُس خاتون کو میرے پاس لاؤ! جب وہ حاضر ہوئی تو آپ نے اُس سے پوچھا: اے بی بی! تو کون سا نیک عمل کرتی ہے، جس کی وجہ سے ایسا ہوا؟ خاتون نے عرض کی: "اے رُوحُ اللہ! جب بے وُضو ہوتی ہوں تو وُضو کر لیتی ہوں، جب وُضو کر لیتی ہوں تو نماز کے لیے کھڑی ہو جاتی ہوں، اور جب کسی کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو اُس کی ضرورت پوری کرتی ہوں اور جو

تکالیف لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہیں اُن پر صبر کرتی ہوں۔“(نزہۃ المجالس،1/143)

حاجت پوری کرنے کی عظیم الشّان فضیلت

اے عاشقانِ نماز! اِس حکایت میں ہمارے لئے نصیحت کے کافی مَدَنی پھول ہیں، ماشاءَ اللّٰہ وہ نیک نمازی بندی مسلمانوں کی حاجت رَوائی (یعنی ضرورتیں پوری کرنے) کا خوب جذبہ رکھتی تھیں اور یہ بڑے ثواب کا کام ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ”جو میرے کسی اُمَّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمَّتی کو خوش کرے تو اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللّٰہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللّٰہ پاک کو خوش کیا اللّٰہ پاک اُسے جنّت میں داخل کرے گا۔“

(شعب الایمان،6/115،حدیث:7653)

حدیثِ پاک کی ایمان اَفروز تشریح

اے عاشقانِ رسول! حاجت پوری کرنے والے کو بیان کردہ فضیلت اُسی صورت میں حاصِل ہوگی جب کہ وہ اُس بندے کو صرف ایمانی رشتے کی وجہ سے خوش کرنا چاہتا ہو، کوئی اور ذاتی مَفاد (یعنی غرض، مطلب) نہ ہو۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (تو اُس نے مجھے خوش کیا) کے تحت ”مرآۃ“ جلد6 صفحہ 581 پر لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ تاقیامت حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہر ہر شخص کے ہر ظاہر باطِن، جسمانی دِلی حالات کی خبر ہے، اگر حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) بے خبر ہوں اور مؤمِن کی خوشی کا حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو علم نہ ہو تو آپ کو خوشی کیسے ہو! حدیثِ پاک کے اِس حصے (اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے اللّٰہ پاک کو خوش کیا) کے تحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ نیک عمل سے مؤمِن کو راضی کرنے اور مؤمِن

کی رِضا(یعنی خوشی) کے ذَرِیعے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو راضی کرنے کی نیت کرنا شرک نہیں، ریا(بھی) نہیں (بلکہ) بالکل جائز ہے، جب کہ اپنی نُمود(یعنی دکھاوا) اور ناموری(یعنی شہرت) مَقصود نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ خدائے پاک کی رِضا(یعنی خوشی) صرف حضور(صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی رِضا(یعنی خوشی) میں ہے، بڑی سے بڑی نیکی جس سے حضور(صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) راضی نہ ہوں اُس سے خدائے پاک ہرگز راضی نہ ہو گا، لہٰذا ہر عبادت میں حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو راضی کرنے کی نیت (بھی) کرنی چاہیے کہ یہ ذریعہ ہے ربِّ(پاک) کی رِضا(یعنی خوشی) کا۔

حدیثِ پاک کے اِس حصّے (اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا، اللہ پاک اُسے جنت میں داخل کرے گا) کے تحت فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ جنت خدائے پاک کی خوشنودی سے ملے گی مَحض(یعنی فَقَط) اپنے عمل سے نہیں۔(مرآۃ المناجیح، 6/ 581)

یقیناً روزِ محشر صِرف اُسی سے خوش خدا ہو گا یہاں دنیا میں جس نے مصطفٰے کو خوش کیا ہو گا

(وسائلِ بخشش، ص182)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفریح کیلئے وقت ہے، نماز کیلئے نہیں

بیان کردہ نیک بندی کی حکایت سے ہماری اِسلامی بہنیں ضرور دَرس حاصل کریں اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر نمازوں کی پابندی کی پکی نیت کریں۔ بے نمازی عورتیں خوب غور کریں! ہو سکتا ہے کہ گھر کے کام کاج اور دھونے پکانے کے بہانے اور بچوں کی پرورش کا عُذر کر کے آپ دُنیا میں کِسی کو قائل کر بھی لیں مگر یہ تو سوچیں کہ کیا یہ حِیلے بہانے قیامت میں بھی چل جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیا یہ اَفسوس کا مقام نہیں کہ آپ کے پاس

"شاپنگ سینٹر" جانے کے لیے تو وقت نِکل آتا ہے، گلیوں بازاروں میں بے پَردہ پِھر کر گناہ میں پڑنے، تفریح گاہوں میں جانے، "ہوٹلنگ" کے ذریعے دولت و صحت برباد کرنے بلکہ خود اپنے ہی گھر میں ٹی وی پر گھنٹوں فلمیں ڈِرامے دیکھنے کا گناہ کرنے کا وقت تو نِکل آتا ہے لیکن اَفسوس! صد کروڑ افسوس! اگر وقت نہیں ملتا تو نماز کے لیے نہیں ملتا!

بات اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز　　　اللہ سے ملائے گی اے بیبیو! نماز

مَدَنی چینل نے نمازی بنا دیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کو مار بھگانے، اگر قضا نمازوں کا بوجھ ہو تو اُسے اتارنے کا جذبہ پانے اور گناہوں بھرے چینلز دیکھنے کے شوق سے جان چُھڑانے کیلئے صرف مَدَنی چینل دیکھئے۔ اِن شاءَ اللہ دونوں جہانوں کی برکتیں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! مَدَنی چینل کی ایک اَچھوتی مَدَنی بہار سنتے ہیں: رحیم یار خان (پنجاب) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کے گھر میں کیبل لگی ہوئی تھی، جب وہ گھر پر موجود نہ ہوتے تو اس پر فلمیں ڈرامے دیکھے جاتے تھے لیکن جب مَدَنی چینل کا آغاز ہوا تو ان کے گھر میں مَدَنی بہاریں آگئیں۔ ان کے بچوں کی امی پہلے نماز نہیں پڑھتی تھیں جب وہ انہیں نماز پڑھنے کا کہتے تو وہ طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نماز سے جی چُراتیں اور نمازیں قضا کر دیتیں۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جب ہم کام سے فارغ ہو جائیں گے تو رات کو بعدِ نمازِ عشا سونے سے قبل مَدَنی چینل دیکھ کر سویا کریں گے۔ چنانچہ وہ نمازِ عشا سے فارغ ہوتے ہی مَدَنی چینل آن کر کے دیکھنا شروع کر دیتے تو بچوں کی امی بھی ساتھ دیکھتیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل دیکھنے کی بَرَکتیں چند ہی دنوں میں اس طرح ظاہر ہوئیں کہ ان کے بچوں کی امی نے نہ صرف نماز کی پابندی شروع کر دی بلکہ ایک دن ان

سے کہنے لگیں: میری گُزشتہ زندگی کی فرض وواجب نمازوں کا حساب لگائیں کہ میری قضا نمازوں کی تعداد کتنی ہے؟ تاکہ میں اُن کو بھی ادا کرلوں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اس کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے اچھی اچھی نیتیں بھی کیں کہ اب میں پابندی سے نمازیں ادا کروں گی اور بغیر کسی شرعی مجبوری کے کبھی بھی نماز میں سُستی نہیں کروں گی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ ان کو ایسا جذبہ ملا کہ اُنہوں نے اپنی اس نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنی قضا عمری نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ تادمِ تحریر ان کا روزانہ 100 رکعت قضا نمازیں ادا کرنے کا معمول ہے۔

جلد سے جلد قضا کر لیجئے

ماشاءَ اللہ اسلامی بہن کی مَدَنی بہار مرحبا! اس مَدَنی بہار میں اسلامی بہن کے روزانہ 100 رکعتیں قضا نمازیں ادا کرنے کا تذکِرہ ہے۔ماشاءَ اللہ اچھی تعداد ہے۔ تاہم ”نماز کے احکام“میں شرعی مسئلہ یوں لکھا ہے: جس کے ذمّے قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورِش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فُرصت کا جو وَقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (در مختار، 2/646) (مزید تفصیلات جاننے کیلئے ”نماز کے احکام“ کے رسالے ”قضا نمازوں کا طریقہ“ کا مطالعہ کر لیجئے)

مَدَنی چینل تم کو گھر بیٹھے سکھائے گا نَماز
اور نَمازی دونوں عالم میں رہے گا سرفراز
(وسائل بخشش، ص633)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کا اِحسان ہے دو رکعتوں کی توفیق ملنا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”بندے پر دنیا میں سب سے

بڑا اِحسان یہ ہے کہ اُسے دو رکعت نماز ادا کرنے کی توفیق دی گئی۔“

(معجم کبیر، 8/151، حدیث: 7656)

یہ کس کی قَبْر ہے؟

حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک قبر کے قریب سے گزرے تو دریافت فرمایا: یہ کس کی قبر ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: فلاں شخص کی۔ ارشاد فرمایا: (اِس وقت) اس کے نزدیک دو رکعت نماز تمہاری بَقِیَّہ (یعنی بچی کھچی) دنیا سے زیادہ محبوب (یعنی پیاری) ہے۔

(معجم اوسط، 1/266، حدیث: 920)

جنَّت پر دو رَکعت نماز کو ترجیح

حضرت امام محمد بن سِیرین رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر مجھے جنّت اور دو رکعت (رَک۔عَت) نماز میں سے کسی ایک کا اِختیار مِلے تو میں دو رکعت اِختیار کرلوں گا، اِس لیے کہ دو رَکعتوں میں اللہ پاک کی رِضا (یعنی خوش نودی) ہے جبکہ جنت میں میری اپنی رضا (یعنی خوشی) ہے۔“ (مکاشفۃ القلوب، ص222) (مکاشفۃ القلوب (اردو)، ص451)

میرے لئے دنیا کی تمام اشیا سے بڑھ کر دو رَکعتیں (حکایت)

ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک فوت شدہ (اسلامی) بھائی کو خواب میں دیکھا تو اس نے کہا: اگر مجھے شُکر ادا کرنے پر قدرت مل جائے تو یہ میرے نزدیک دنیا و مافیہا (دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس) سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) ہوگا، کیا آپ کو وہ وقت یاد نہیں جب مجھے دَفنایا جارہا تھا اور فُلاں شخص نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی تھی، اگر مجھے دو رَکعت پڑھنے کی قدرت مل جائے تو یہ میرے لیے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے

ان سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گا۔(احیاء العلوم، 5/240 ملخصا)(احیاء العلوم (اردو)، 5/600)

قبر کے پاس سونے والے نے خواب دیکھا(حکایت)

ایک شخص کسی قبر کے قریب دو رَکعت نماز ادا کرنے کے بعد لیٹ گیا۔ خواب میں اس نے قبر والے کو یہ کہتے سنا: "اے شخص! تم عمل کرسکتے ہو لیکن علم نہیں رکھتے، ہمارے پاس علم ہے لیکن ہم عمل نہیں کرسکتے، خدا کی قسم! میرے نامۂ اعمال میں نماز کی دو رکعتیں مجھے دنیاومافیھا(یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے زیادہ پیاری ہیں۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص56)

انوکھی خواہِش (حکایت)

حضرت حَسّان بن اَبی سِنان رحمۃُ اللہِ علیہ سے وفات کے وقت پوچھا گیا: اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ فرمایا: "اگر میں جہنم سے نَجات پاجاؤں تو خیریت ہے۔" پھر عرض کی گئ: آپ کی خواہِش کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "مجھے ایک طویل رات کی خواہِش ہے کہ اُس میں ساری رات عبادت کرتا رہوں۔"(حلیۃ الاولیاء، 3/139، رقم:3467)

مرنے والوں کی نظر میں اعمال کی قدر

حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر قبر والوں کو(فُضُولیات میں) زندگی کے دن ضائع کرنے والے شخص کا ایک دن دے دیا جائے تو یہ ان (قبر والوں) کے نزدیک تمام دنیا سے زیادہ پیارا ہو کیونکہ اب وہ اَعمال کی قدر و قیمت پہچان چکے ہیں اور مُعامَلات کی حقیقت اُن پر کُھل چکی ہے، انہیں ایک دن کی آرزو صرف اس لیے ہے کہ ان (یعنی قبر والوں) میں جو گناہ گار ہو وہ اُس ایک دن کے ذَرِیعے اپنے پچھلے دنوں کے گناہوں کی تلافی (یعنی توبہ اور حقوق العباد کی ادائیگی وغیرہ) کرکے عذاب سے چُھٹکارا پاسکے اور

جو توفیق یافتہ (یعنی گناہوں سے خالی) ہو وہ اس ایک دن (میں خوب عبادت کر کے اس) کے ذَرِیعے مرتبہ بلند کرواکر اپنا ثواب دُگنا (یعنی ڈبل) کرالے۔ انہیں (یعنی قبر والوں کو) عمر کی قدر وقیمت اُس وقت معلوم ہوئی جب ان کی وہ عمر پوری ہوچکی ہے، اب ان کی آرزو ہے کہ زندگی کی ایک ساعت (یعنی کوئی گھڑی) ہی مل جائے۔ جبکہ (اے زِندہ اسلامی بھائیو!) تمہیں یہ ساعت (یعنی گھڑی) حاصل ہے اور ہوسکتا ہے تمہیں اس جیسی اور ساعتیں (یعنی لمحات و اَوقات) بھی ملیں، اگر تم انہیں ضائع کرنے کا ذہن بناچکے ہو تو معاملہ ہاتھ سے نکل جانے کی صورت میں کَفِ افسوس ملنے (یعنی پچھتانے) کے لیے خود کو تیّار رکھنا، کیونکہ تم نے سَبقت کر کے (یعنی آگے بڑھ کر) اپنی ساعتوں (اور زندگی کے انمول ہیروں) سے اپنا حصہ وُصول نہیں کیا۔ (احیاء العلوم، 5/240) (احیاء العلوم (اردو)، 5/599)

کر جوانی میں عبادت، کاہلی اچھی نہیں ۔۔۔ جب بڑھاپا آگیا پھر، بات بن پڑتی نہیں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت، جب جوانی ہوچکی ۔۔۔ یہ بڑھاپا بھی نہ ہو گا، موت جس دَم آگئی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نماز پڑھ کر وہیں بیٹھے رہنے کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! نماز پڑھ کر اِدھر اُدھر جانے کے بجائے جہاں تک ہوسکے وہیں بیٹھے رہئے۔ اللہ کریم کے معصوم فرشتے آپ کے لیے مغفِرت کی دُعا کرتے رہیں گے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو بندہ نماز پڑھ کر جب تک اُس جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اُس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں، یہاں تک کہ بے وضو ہو جائے یا اُٹھ کھڑا ہو۔ فرشتوں کی دعائے مغفرت اُس (بیٹھے رہنے والے) کے لیے یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ۔ (یعنی: اے اللہ پاک تو اِس کو بخش دے، اے اللہ پاک تو اِس پر رَحم

فرما۔)(مسند ابو یعلیٰ،5/469،حدیث:6432)

خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

آہ! ہماری سُستیوں کا کیا کیجئے! کاش! معصوم فرشتوں کی دعائیں حاصِل کرنے کیلئے ہمیں نماز پڑھ کر وہیں بیٹھ کر کچھ وِرد و وظائف کرنے کی سعادت مِل جایا کرے۔ دُعائے ثانی یعنی امام اپنی سنتیں وغیرہ پڑھ کر جو دعا مانگتا ہے اُس میں تو ہر ایک کو شرکت کرنی ہی چاہیے۔ اگر نماز کے بعد "درسِ فیضانِ سنّت" ہو، بعدِ فجر حلقۂ تفسیر ہو، سنتوں بھرا بیان ہو اُن میں بیٹھنا اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹنا چاہیے۔

اندھیرا گھر، اکیلی جان، دم گھٹتا، دِل اُکتاتا
خدا کو یاد کر، پیارے! وہ ساعت، آنے والی ہے
(حدائقِ بخشش، ص182)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

زمین کے حصّے کی بُزُرگی

حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شَہَنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "کوئی صبح و شام ایسی نہیں کہ زمین کا ایک ٹکڑا دُوسرے کو نہ پُکارتا ہو، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکرِ الٰہی کیا؟ اگر وہ "ہاں" کہے تو اُس کے لیے اِس سبب سے اپنے اُوپر بزرگی (یعنی بڑا پن) تصور کرتا ہے۔" (معجم اوسط، 1/171 حدیث:562)

جماعت کے بعد پیچھے جانے والوں کیلئے دو نیّتیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہو سکے تو جگہ بدل بدل کر نماز پڑھنی چاہیے، جہاں جہاں نماز پڑھیں گے، ذِکر و دُرود کریں گے وہ تمام مَقامات قیامت کے روز گواہی دیں گے۔ جماعت ختم ہونے پر کئی اسلامی بھائی پیچھے کی طرف آکر نماز پڑھتے ہیں، ایسا کرتے

وقت یہ دو اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں: ﴿1﴾ صفیں مُنْتَشِر (یعنی بے ترتیب) دیکھ کر بعد میں آنے والوں کو علم ہو جائے کہ جماعت ختم ہو چکی ہے ﴿2﴾ فرض رکعتوں کے لیے ایک حِصّہ زمین کو گَواہ کیا تو اب سنتوں کے لیے دُوسری جگہ کو گواہ بنائیں گے۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی نماز پڑھنے والے یا بیٹھے ہوئے افراد کو کہنی یا قدم وغیرہ نہ لگے اور نمازی کے آگے سے بھی نہ گُزرنا پڑے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے، نیز جو پہلے سے نماز میں ہو اُس کی طرف چہرہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، اِسی طرح کسی کے چہرے کی طرف نماز شروع کرنا بھی گناہ ہے۔

جگہ کس پر روتی ہے؟

مسلمان جس جگہ نماز پڑھتا، ذِکرُاللہ کرتا ہے وہ جگہ قِیامت میں اُس کی گواہی دے گی۔ حضرت عطا خُراسانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "بندہ زمین کے جس حصے پر بھی سجدہ کرتا ہے وہ قیامت میں اس کی گواہی دے گا اور جس دن وہ مَرتا ہے زمین کا وہ ٹکڑا اس پر روتا ہے۔" (کتاب الزہد لابن المبارک، ص115، حدیث:340۔شرح الصدور (اردو)ص194)

زمین 40 دن روتی ہے

حضرت عبدُاللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: زمین 40 دن تک مسلمان پر روتی ہے۔ (کتاب الزہد لوکیع، ص309، حدیث:83۔شرح الصدور (اردو)، ص194)

آسمان و زمین کیوں روتے ہیں؟

حضرت اَبُوعُبَید رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین کے مختلف گوشے (یعنی کونے) یوں پکار اُٹھتے ہیں: اے اللہ! ایمان والا بندہ فوت ہو گیا! پس آسمان و زمین اس پر روتے ہیں۔ اللہ پاک ان دونوں سے ارشاد فرماتا ہے: تم میرے

بندے پر کس وجہ سے روئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے ربّ! وہ بندہ ہمارے جس گوشے (یعنی کونے، کنارے) سے بھی گزرا تیرا ذکر کرتے ہوئے گزرا۔

(کتاب الزہد لابن المبارک، ص41، حدیث:161۔شرح الصدور (اردو)، ص194)

نماز کی جگہ روتی ہے

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین میں اُس کی نماز کی جگہ اور آسمان میں اُس کا عمل چڑھنے کا دروازہ اس پر روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ﴾ (پ25، الدخان:29) ”ترجمۂ کنز الایمان: تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے۔“

(کتاب ذکر الموت مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 5/487، حدیث:287۔شرح الصدور (اردو) ص194)

آسمان کا دروازہ روتا ہے

صحابی ابنِ صحابی حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ پاک کے اس فرمان: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ﴾ (پ25، الدخان:29) ”ترجمۂ کنز الایمان: تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے۔“ کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا زمین و آسمان بھی کسی پر روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ مخلوق میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کے لیے آسمان میں دروازہ نہ ہو، اسی سے اس کا رِزق اُترتا ہے اور اسی سے اس کا عمل بلند ہوتا ہے، پس جب مسلمان وفات پاتا ہے تو آسمان میں اس کا وہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے جس سے اس کا عمل بلند ہوتا اور رزق اُترتا تھا، چنانچہ وہ دروازہ اس پر روتا ہے اور اس یعنی فوت شُدہ مسلمان کے بچھڑنے پر زمین کا وہ حصہ روتا ہے جہاں وہ ایمان والا نماز پڑھتا اور ذکرِ الٰہی کرتا تھا۔ اور چونکہ قومِ فرعون کے زمین پر کوئی بھی نیک آثار (یعنی نشانات) نہیں تھے اور نہ ان کی طرف سے بارگاہِ الٰہی

میں کوئی بھلائی ہی پہنچی تھی لہٰذا اُن پر آسمان وزمین نہیں روئے۔

(تفسیر طبری، 11/237، حدیث:31122۔شرح الصدور(اردو)ص193)

مجھ کو بقیعِ پاک میں دوگز زمین دو　　　حسنین کے طُفیل، مدینے کے تاجور

(وسائلِ بخشش، ص227)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نمازی عورت اور مچھلی (حکایت)

بنی اِسرائیل میں ایک نیک نمازی عورت تھی، بدقسمتی سے اُس کا شوہر غیر مسلم تھا، وہ اپنی بیوی کو نماز سے روکتا تھا مگر مارپیٹ کے باوجود وہ خاتون نماز نہ چھوڑتی۔ شوہر نے تنگ آکر ایک سازش کے تحت کچھ مال اپنی بیوی کو دے کر کہا کہ اسے محفوظ جگہ پر رکھ دو، جب مانگوں تب دینا۔ موقع پاکر شوہر نے چُپکے سے وہ مال اُٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔ اللہ کریم کی قدرت سے وہ مال ایک مچھلی نے نِگل لیا۔ وہ مچھلی ایک ماہی گِیر (یعنی مچھلیاں پکڑنے والے) کے جال میں آگئی، اور فروخت ہونے بازار میں آئی، خدا کی شان کہ وہی مچھلی اُس کے شوہر نے خریدی اور پکانے کے لیے گھر لے آیا۔ اُس نیک خاتون نے پکانے کے لیے مچھلی کا پیٹ کاٹا، وہ مال پیٹ سے نکل پڑا! وہ سارا مُعاملہ سمجھ گئی۔ اُس عورت نے وہ مال اُسی جگہ پر رکھ دیا۔ شوہر نے منصوبے کے مُطابق بیوی سے مال مانگا، تاکہ مال نہ ملنے کی صورت میں اُس پر تُہمت رکھ کر اُسے سزا دلوا سکے، مگر اللہ کریم کی رحمت سے بیوی نے مال نکال کر شوہر کے حوالے کر دیا، اِس پر وہ بہت حیران ہوا، مگر اُس نے سوچا اِس میں ضرور عورت کی کوئی چالاکی ہے۔ اُس نے اِس واقعے سے عِبرت حاصل نہ کی بلکہ بیوی نے جب روٹی پکانے کے لیے تنور جلایا تو ظالم نے اُسے جلتے تنور میں ڈال دیا تاکہ جل کر فوت ہو جائے۔

تنور میں گرتے ہی اُس نیک نمازی خاتون نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اِلتجا کی۔ اللہ پاک نے اُس کی دُعا قبول فرمائی، تنور کی آگ فوراً ٹھنڈی ہو گئی اور وہ نمازی خاتون (نماز کی بَرَکت سے) زِندہ بچ گئی۔ (نزہۃ المجالس، 1/154 بتغیر) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ والہٖ وسلّم

عزت کے ساتھ نوری لباس اچّھے زیورات　　سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بیبیو! نماز

مَدَنی چینل نے مجھے وضو کرنا سکھا دیا!

شیطان کی سازشیں ناکام بنانے، گناہوں سے بچنے کا ذِہن پانے، نیکیوں کی راہ اپنانے اور دینی معلومات بڑھانے کیلئے مَدَنی چینل دیکھتے رہیے۔ دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کے ایک رشتے دار نے اپنے تأثرات کچھ یوں دیئے: آپ حضرات نے بہت اچھا کیا کہ مَدَنی چینل شروع کر کے گھر بیٹھے مسلمانوں کو اسلام کی باتیں سکھانا شروع کر دی ہیں، سچ کہتا ہوں آپ کے مَدَنی چینل پر جب میں نے ''وُضو کا عملی طریقہ'' دیکھا تو میرا سر نَدامت سے جُھک گیا کہ جَدِّی پُشتی مسلمان ہونے کے باوجود ابھی تک مجھے صحیح وضو کرنا بھی نہیں آتا تھا، میں کُھلے دل سے اِعتِراف کرتا ہوں کہ مَدَنی چینل نے مجھے وُضو کرنا سکھا دیا!

مَدَنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے　　اور شیطانِ لَعیں رَنجور ہے مَغموم ہے

(وسائلِ بخشش، ص633)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”فیضانِ نماز“ پڑھنے والے کیلئے امیرِ اہلِ سنت کی دعا



978-969-722-445-6

01082387

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net